فون نمبر ۲۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ـ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ — روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۲ احسان ۱۳۴۵ ہش ـ ۲۲ صفر ۱۳۸۶ھ ـ ۱۲ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۳۵

فضل عمر فاؤنڈیشن میں تمام ذی ثروت احباب کو

بڑھ چڑھ کر اور بڑی سے بڑی رقم پیش کرنی چاہیئے

نئے دور میں جماعت کا قدم ہر شعبہ میں تیز سے تیز تر ہونا چاہیئے

(از محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج بین الاقوامی عدالت چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک پیش کرتے ہوئے جماعت کے صاحب استطاعت اور ذی ثروت احباب کو خصوصی طور پر دعوت دی تھی کہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی یادگار میں جو فنڈ آپ کے محبوب کاموں کی تکمیل کیلئے قائم کیا جارہا ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور بڑی بڑی رقوم پیش کریں۔ محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ یہ کام تبھی پورا ہوگا کہ ذی ثروت احباب اپنی ذمہ داری سمجھیں اور ہزاروں روپے (بلکہ لاکھوں) اس فنڈ میں بطور عطیہ پیش کریں۔ محترم چوہدری صاحب موصوف نے خود بھی اس تحریک کے ساتھ ہی ۲۵ ہزار روپیہ کا گراں قدر وعدہ پیش کردیا تھا جزاء اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ احباب کو والہانہ انداز میں اس فنڈ میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

محترم چوہدری صاحب موصوف کی وہ ابتدائی تقریر جس میں آپ نے جماعت کے ذی ثروت احباب کو فضل عمر فاؤنڈیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی دعوت دی۔ ذیل میں شائع کی جارہی ہے۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

"جو شخص بھی اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوتا ہے یا جسے اللہ تعالیٰ خدمتِ اسلام کے لئے کھڑا کرتا ہے وہ علیٰ قدر مراتب اس دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوتا ہے اس نسبت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو وہ مقام تھا کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یدفن معی فی قبری۔ ایک ہی قبر میں دفن ہونے کا محاورہ کامل اتحاد کو ظاہر کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی اور مجھ میں کمال درجہ اتحاد ہوگا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خطبہ الہامیہ میں فرمایا کہ جس نے مجھ میں اور مصطفےٰ میں فرق کیا اس نے مجھے سمجھا ہی نہیں۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کامل اتحاد حاصل تھا چنانچہ جب آپ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو یہ بھی فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ میں مثیل مسیح موعود ہوں۔ چونکہ خدائی پیشگوئیوں کے بموجب آپ نے بہت بلند مرتبہ پر فائز ہونا تھا اس لئے ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں آپ کے متعلق فرمایا گیا کہ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء اس سے مراد یہ تھی کہ آپ اس قدر خدا تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہونگے کہ استعارہ کے رنگ میں یہ کہا جاسکے گا کہ کان اللہ نزل من السماء۔ اس میں کیا شک ہے کہ آپ اس آسمانی بشارت کے مصداق ثابت ہوئے پھر آپ نے محبت و شفقت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ اس صفت میں بھی فی الحقیقت آپ نائب رسول ثابت ہوتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم (توبہ آیت ۱۲۸) چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بھی جماعت سے شدید محبت تھی۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا میں نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ لُو کا ہلکا سا اثر ابھی چل رہا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ ۱۱ جون۔ کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علالت طبع کے باوجود نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں سورۃ البقرہ کی آیت ۱۷۸ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ..... الخ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ اور احباب کو اس آیت کی روشنی میں حقیقی نیکی اور تقوےٰ کی راہوں پر چلنے کی نصیحت فرمائی۔

ربوہ ۱۱ جون۔ کل نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں علمی تقاریر کے نہایت ہی بابرکت سلسلہ کا چوتھا اجلاس منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت صدارت فرمائی۔ اس جلسہ میں ربوہ کے کثیر التعداد احباب کے علاوہ سرگودہا، لائل پور، چنیوٹ اور قرب و جوار کے بعض دیگر مقامات کے احباب بھی خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم محمد احمد صاحب انور ایم۔ اے نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نظم "اہل پیغام سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں علی الترتیب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم شیخ مبارک احمد صاحب، محترم سید محمود احمد صاحب ناصر اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے غیر مبایعین کے ساتھ اختلافی مسائل پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے بارہ میں غیر مبایعین کے ۱۹۱۴ء تک کے متعدد حوالے پیش کرکے ثابت کیا کہ غیر مبایعین ۱۹۱۴ء تک نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی طرح قائل تھے۔ جس طرح کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے خلافت احمدیہ اور بیعتِ خلافت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ارشادات پڑھ کر سنائے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ جون ۱۹۶۶ء

جہیز کا مسئلہ

آج تمام دنیا کے مذاہب کی تعلیم سوائے اسلام کے بگڑ گئی ہوئی ہے۔ ان مذاہب کے عقلمندوں نے اپنے اپنے زمانے کے لحاظ سے ان میں ترامیم کرلی ہوئی ہیں۔ اور یہ ترامیم کا انبار اتنا بڑھ گیا ہوا ہے کہ حقیقی مذہب ان میں چھپ گیا ہوا ہے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی تعلیم نہیں بدلی۔ اگرچہ مسلمان کہلانے والوں نے عملی طور پر اس میں بھی بہت سی بدعتیں داخل کر رکھی ہیں۔ اور بہت سی قومیں جب وہ دین اسلام میں داخل ہوئی ہیں۔ ساتھ ہی اپنی پرانی رسومات بھی لیتی آتی ہیں۔ اور ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے اپنے اپنے حالات اور مقامات کے مطابق ان کو اپنا لیا ہے

ہم چونکہ برصغیر ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے ہم کو علم ہے کہ ان ممالک کے مسلمانوں نے کیا کیا رسومات ہندوؤں سے لے کر اختیار کرلی ہوئی ہیں۔ ان رسومات میں سے چند کا ذکر یہاں کر دینا خالی از فائدہ نہیں ہے۔

یہاں کے اعلیٰ خاندانوں میں جیسے کہ مثلاً سید اور مغل وغیرہ ہیں بیوگان کا نکاح ابھی کل تک ایسا ہی ممنوع سمجھا جاتا تھا۔ جس طرح ہندوؤں میں آج ہندو ایک بت پرست قوم ہے اور اس کے داناؤں نے اپنے حالات کے مطابق انسانی بنائے ہوئے قانون اختیار کرلئے ہوئے ہیں۔ ان قوانین میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عورت جو کسی سے شادی کرلیتی ہے ہمیشہ تک کے لئے اس کا حصہ بن جاتی ہے۔ خواہ اس کا شوہر مر بھی جائے۔ وہ اس سے جدا نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ اس خیال نے یہاں تک طول کھینچا کہ اکثر شوہر کے مرنے پر عورتیں چتا میں بیٹھ کر جل جایا کرتی تھیں۔ خاصکر بڑے خاندانوں میں یہی دستور تھا۔ یہ غیر انسانی قانون اتنا سخت تھا کہ رشتہ دار بیوہ کو مجبور کرکے چتا میں جلا دیتے تھے۔

مغل شہنشاہ اکبر نے اس رسم کو جو ستی کہلاتی تھی قانوناً جرم قرار دیا اور کسی قدر یہ رسم رک گئی۔ ستی کے معنے سچائی اختیار کرنے والی کے ہیں۔ عورت اپنے شوہر کی وفاداری جتانے کے لئے جل جانا پسند کرتی تھی۔ اس کی بڑی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ بیوہ دوسرا نکاح نہیں کرسکتی تھی۔ وہ بیوگی کی المناک زندگی گزارنے سے بہتر سمجھتی تھی کہ جل جائے۔

بیوہ کا نکاح ثانی ہندو مذہب میں ممنوع تھا۔ جب مسلمان یہاں آئے تو انہوں نے بھی اپنی شان کے خلاف سمجھ لیا کہ بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ چنانچہ بڑے بڑے خاندانوں میں بیوہ کا نکاح ناجائز سمجھا جاتا تھا۔ اگرچہ یہ اسلامی تعلیم کے خلاف تھا اور حضرت ولی اللہ شاہ علیہ الرحمۃ جیسے عالم فاضل علمی طور پر تو بیوہ کا نکاح لازمی سمجھتے تھے مگر ہندوؤں کا اثر ان کے خاندان پر بھی پڑا ہوا تھا۔ اور ان میں بھی بعض غیر اسلامی رسومات رائج ہوچکی تھیں

حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس کفر کو عملاً توڑا۔ آپ نے سب سے پہلے اپنی بیوہ ہمشیرہ کو جو دوسرے نکاح سے گریزاں تھی مجبور کرکے نکاح پر آمادہ کیا اسی طرح مسلمانوں کے اعلیٰ خاندانوں میں دوسری رسومات جن کی اصل ہندوؤں کے رسم و رواج میں تھی اپنائی ہوئی تھیں۔ مثلاً جہیز کی رسم بھی حقیقتاً اسلامی نہیں ہے۔

آج بھی عرب ممالک میں یہ رسم رائج نہیں ہے۔ بلکہ نکاح کا وہی سادہ طریق ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے اختیار کیا تھا۔ عرب ممالک میں جیسے کہ عام طریقہ ہے حق مہر نقد ادا کیا جاتا ہے۔ اور اسی رقم سے چند ضروری استعمال کی چیزیں میاں بیوی خرید لیتے ہیں۔ اگر میاں بیوی کے والدین استطاعت رکھتے ہوں تو وہ بھی بطور تحفہ کے کچھ رقم شامل کر دیتے ہیں۔ ورنہ ایسا نہیں ہوتا جیسے کہ ہمارے ہاں ہندوؤں کی دیکھا دیکھی رواج پیدا ہوگیا ہے۔ ہندو قانون میں لڑکی وارث نہیں ہوتی۔ اس لئے واضعین قانون نے جہیز کی رسم رکھ دی ہے۔ تاکہ والدین اپنی لڑکی کی اسی طرح مدد کر دیں۔ اسلام میں چونکہ لڑکی وارث ہوتی ہے۔ اور شادی پر مہر بھی حاصل کرسکتی ہے۔ اس لئے یہ لازمی نہیں ہے کہ والدین شادی پر اس کو جہیز دیں۔ البتہ اگر کوئی دولتمند کچھ دینا چاہے تو اس میں ہرج نہیں ہے۔ لیکن یہ تحفہ ہی ہوسکتا ہے۔ اور وراثت کا حصہ بھی ہوسکتا ہے۔ جو پہلے ادا کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ لازمی نہیں ہے۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کی رسم بغیر سوچے سمجھے اختیار کرلی ہے۔ مہر اور وراثت جو اسلامی شریعت میں لازمی ہیں۔ ان سے تو غفلت کی جاتی ہے۔ مگر جہیز پر سارا بار ڈال دیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک طرف تو شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف لڑکیوں کی شادیاں سخت تکلیف دہ بن گئی ہیں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ۹۰ فی صد لڑکیوں کی شادیاں محض اس لئے نہیں ہوتیں کہ والدین جہیز کا سامان نہیں کرسکتے۔ حالانکہ نکاح اسلام میں لازمی ہے۔ اور اس کی تکمیل نہ ہونے سے معاشرہ میں جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وہ ظاہر و باہر ہیں۔

مغربی ممالک میں بعض لڑکیوں کی شادیاں نہیں ہوتیں تو اس کی وجہ والدین کی ناداری نہیں ہوتی بلکہ بعض دیگر عوامل ہوتے ہیں۔ مثلاً تعلیم یا خدمت خلق کا جذبہ یا محبت میں ناکامی۔ لندن سے ایک دوست کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلینڈ میں ۱۵/۱۶ سال کی عمر کے بعد لڑکیاں اکثر شادی کرلیتی ہیں۔ ۲۱/۲۲ سال کی لڑکی کو بوڑھی سمجھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہاں جہیز وغیرہ قسم کی پابندیاں نہیں ہیں۔ جو شادیوں میں روک بن سکیں۔

مسلمان اہل علم حضرات کو خاصکر مساجد کے خطیبوں کو چاہیئے کہ وہ ہر جمعہ کو بجائے خیالی باتوں کے شادی بیاہ کے متعلق اسلامی طریق اختیار کرنے پر زور دیں۔ اور یہ مہم اس وقت تک جاری رکھی جائے جب تک مسلمان اسلامی شعار کے پابند نہ ہو جائیں۔

اگر مسلمان اسلامی شریعت کا طریق اختیار کرلیں جیسا کہ عرب ممالک میں ہے تو یقیناً ہمارے معاشرہ کی بہت سی برائیاں جو بیاہ شادی سے تعلق رکھتی ہیں ختم ہو جاتی ہیں۔ بعض استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر شادیاں اوائل عمر ہی میں ہو جاتی چاہئیں۔ یورپ میں شادی کی عمر گھٹتی جارہی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ شادیاں نہ ہونے کی وجہ سے معاشرہ میں گندگی بڑھ جاتی ہے۔ اگر ہم مسلمان اسلامی شریعت کے مطابق عمل کریں۔ تو اوائل میں شادیاں ہونا غیر معمولی بات نہیں رہے گی۔ جو لڑکیاں تعلیم حاصل کرنا چاہیں۔ اگر ان کے شوہر اجازت دیں۔ تو وہ شادی کے بعد بھی تعلیم جاری رکھ سکتی ہیں۔ تاہم یہ ایک بہت بڑی روک ہے کہ اکثر والدین اپنی لڑکیوں کی شادی اس وجہ سے نہیں کرسکتے کہ وہ خاطر خواہ جہیز کا بندوبست نہیں کرسکتے۔ حال ہی میں بی بی محمودہ نے ایک بل پیش کیا ہے۔ کہ جہیز کی نمائش نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر یہ قانون بن جائے۔ تو اس سے کسی قدر فائدہ ہوسکتا ہے۔ مگر اصل فائدہ حاصل کرنے کے لئے ہمارے اہل علم حضرات کی کوشش لازمی ہے۔ وہ لوگوں کے دلوں میں شریعت کے احکام کی خوبیاں ڈالنے کے لئے وعظ و تلقین کا طریقہ اختیار کرنے کے علاوہ عملاً بھی مدد کرسکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ اپنے لالچ کو نظر انداز کرکے ایسی شادیوں میں شامل نہ ہوں جن میں اسراف کیا جاتا ہو۔

نیا عزم اور نیا ارادہ

زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے دینی اور مرکزی آرگن "الفضل" کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا۔ اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

فضائل القرآن

حضرت سلیمان علیہ السلام قرآن حکیم کی روشنی میں

ایک مستشرق کے اعتراض کا جواب

(محترم شیخ عبد القادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک - لاہور)

ایک مستشرق نے اعتراض کیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں بائبل میں جنوں کا کوئی ذکر نہیں لیکن قرآن نے جنات وطیور کا ذکر کرکے اسے ایک ساحرانہ (خیالی قصہ) بنادیا ہے۔ ترگوم یہود کی کتاب تفسیر میں جنات وطیور کے افسانے حضرت سلیمان علیہ السلام کے نام سے منسوب ہیں۔ اعتراض یہ ہے کہ

"یہودیوں سے سنے سنائے افسانے قرآن نے اپنا لئے۔"

"اس طرح وہ کہانی جو یہودیوں میں محض ایک افسانہ ہی رہا۔ مسلمانوں کے لئے آسمانی وحی بن گیا۔ آنحضرتؐ نے اس قصے کو یہودیوں سے سنا اور سمجھ لیا کہ یہ قصہ کتاب مقدس کے مطابق ہے۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کے متعلق قرآن حکیم میں ہے:-

وحشر لسلیمٰن جنودہٗ
من الجنّ والانس والطیر
فھم یوزعون (۲۷/۱۷)

اور دیکھو سلیمان کے لئے ہر قسم کے لشکر جمع کردئے تھے۔ جنوں وانسانوں اور پرندوں میں سے پھر ان کو کوچ کا حکم ملا۔

ومن الجنّ من یّعمل
بین یدیہ باذن ربّہ
(سبا ۱۳)

اور ہم نے اس کو جنوں کی ایک جماعت بھی عطا کی تھی جو اس کے رب کے حکم سے اس کے تابع فرمان عمل کرتی تھی۔

بحری فوج کے متعلق ہے:-

ومن الشیٰطین من یغوصون
لہٗ ویعملون عملاً دون
ذالک وکنّا لھم حٰفظین۔
(۲۱/۸۳)

اور کچھ شیاطین ایسے تھے جو اس کے لئے سمندروں میں غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا بھی اور کام کرتے تھے اور ہم ان کے لئے نگرانی کا کام کرتے تھے۔

شیاطین سے اور کیا کام لئے جاتے فرمایا:-

والشیٰطین کلّ بنّاءٍ
وّغواصٍ وّاٰخرین
مقرّنین فی الاصفاد
(۳۸/۳۷)

اس طرح ہم نے سرکش شیطانوں کو ان میں سے تمام انجنیئرز اور اسی طرح غوطہ خوروں کو اس کی خدمت پر لگا دیا تھا اور کچھ اور بھی لوگوں کو جو زنجیروں میں بندھے رہتے تھے۔ ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی فوج میں جنات۔ انسان اور طیور تھے۔ مذکورہ اعتراض کے جواب میں یہ واضح رہے کہ یہ نام قرآن حکیم نے تجویز نہیں کئے بلکہ خود حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی فوج کے مختلف ڈویژنوں کے یہ نام رکھے تھے۔ قرآن حکیم نے اصل تاریخ سے دنیا کو روشناس کیا ہے۔ لہٰذا قرآن حکیم پر اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

قوم اجنّہ

فلسطین میں بنی اسرائیل کے داخل ہونے سے قبل ایک دیوہیکل قوم آباد تھی جس کا نام عبرانی تورات میں ریفائیم آیا ہے جس کے معنی قوم اجنّہ کے ہیں۔ (پیدائش ۱۴/۵ گنتی ۱۳/۳۳ استثناء ۳/۱۱)

حضرت داؤد علیہ السلام نے ان سرکش جنات کو زیر کیا۔

(سموئیل ۲ ۲۱/۱۵تا۲۲)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان قوموں پر مکمل تسلط کے بعد اُن سے خراج کے بدلے کام لیا۔ (تواریخ ۲ ۸/۷-۹)

توریت نے اس گروہ کا نام ریفائیم یعنی افواج اجنّہ رکھا۔ ان کو دیوزادہ دیوہیکل اور جبابرہ کا نام دیا گیا۔ اگر کسی گروہ کا نام قوم اجنّہ ہو تو تاریخ میں بھی اسے اسی نام سے موسوم کیا جائے گا۔ قرآن حکیم نے تاریخ کے خلاف بات تو نہیں کہی۔ بائبل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں بھی قوم اجنّہ کا ذکر ہوا ہے۔ ہاں بعض جگہ عبرانی تورات کے غلط ترجمہ کے باعث پڑھ کر مخفی ہو گیا۔

کتاب واعظ میں لکھا ہے حضرت سلیمان کہتے ہیں:-

مَیں نے بڑے بڑے کام کئے
مَیں نے اپنے لئے عمارتیں
بنائیں اور مُیں نے اپنے لئے
تاکستان لگائے۔ مَیں نے
اپنے لئے تالاب بنائے۔ مَیں نے
غلاموں اور لونڈیوں کو
خریدا ۔۔۔۔ مَیں نے
سونا چاندی اور بادشاہوں
اور صوبوں کا خاص خزانہ
اپنے لئے جمع کیا۔۔ بہت سی
لونڈیاں بنی آدم کی مسرت
کے لئے۔ (۲/۴-۸)

اس عبارت میں جس لفظ کا ترجمہ "بہت سی لونڈیاں" کیا گیا ہے عبرانی میں "شدہ شدوۃ" ہے۔ بائبل کے نئے ترجمے میں لکھا ہے کہ "عبرانی لفظ کے معنی یقین سے نہیں کئے جا سکتے"[1]

شدیم کے معنی تورات میں جنّات کے آئے ہیں۔ (استثناء ۳۲/۱۷) اندریں صورت ترگوم کے علمائے یہود نے "دیو اور جنات" معنی کئے ہیں۔ یعنی بنی آدم کی خدمت کے لئے مَیں نے جنات کو مسخّر کیا۔ یہاں بھی وہی قوم جنات مراد ہے جن کو حضرت سلیمان نے فوجی و غیر فوجی مہمات پر مامور کیا تھا۔ تورات میں اس دیوہیکل قوم کا نام ہی ریفائیم یعنی قوم اجنّہ آیا ہے۔ وہ جس وادی میں رہتے اسے وادی "جنّات" کا نام دیا گیا۔ (یسعیاہ ۱۷/۵) اس لئے شدہ شدوۃ کے وہ معنی درست ہیں جو کہ ترگوم میں آئے ہیں۔

زبان کا وہ محاورہ جو کہ زمانہ قدیم سے مروج تھا۔ تورات اور حضرت سلیمان نے اسے اختیار کیا۔ قرآن حکیم نے اس محاورہ کو بحال رکھا۔ فرمائیے یہ افسانہ ہے یا حقیقت بھارت کے ایک بکتر بند ڈویژن کا نام Black Elephant سیاہ ہاتھی ہے

1- Revised Standard Version.

آپ اسے اسی نام سے پکاریں گے۔ پھر افواجِ قاہرہ کو تو شعراء نے بھی جنّ کہا ہے۔ اشعار جاہلیت میں "گھوڑوں پر عبقری جن سوار تھے" سے مراد محاورہ زبان میں بہادرانِ عرب ہیں جو جنّوں کی طرح اپنی قوت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پیکس کومنٹری میں لکھا ہے:-

۱- "ارض کنعان کی بیشتر غیر اسرائیلی اقوام کو تورات میں رفائیم کہا گیا وجہ تسمیہ غالباً یہ تھی کہ وہ اس پرانی نسل سے تھے جسے قوم اجنّہ کہتے ہیں۔" (232e)

۲- اسی طرح عبرانی اور کالدی ڈکشنری میں لکھا ہے۔ "رفائیم کنعان میں ایک بہت قدیم نسل کا نام ہے جو کہ دریائے یردن کے پار رہتے تھے غیر معمولی قد و قامت کی وجہ سے دیوہیکل کے طور پر مشہور تھے۔ حضرت داؤد کے عہد میں بھی اس قوم کا بقیہ حصہ موجود تھا۔ محاورہ عام میں کنعان کی ساری دیوہیکل اقوام کو بھی اسی نام سے یاد کیا گیا۔"

(استثناء ۲/۱۱-۲۰)

حضرت سلیمان کی خدمت کے لئے قوم اجنّہ کا بیشتر عنصر مامور تھا۔ بائبل میں لکھا ہے۔ "وہ سب لوگ جو کہ کنعان کی مللِ قدیمہ میں سے باقی رہ گئے تھے اور اسرائیلی نہ تھے۔ اور ان ہی کی اولاد جو ان کے بعد ملک میں باقی رہ گئی تھی جسے بنی اسرائیل نے نابود نہیں کیا۔ سو سلیمان نے ان سے خراج کے بدلے کام لیا اور بنی اسرائیل سے یہ کام لیا کہ ان میں سے جنگی مرد اور اس کے لشکر کے سردار اور اس کی گاڑیوں اور اس کے سواروں کے بند و بست کرنے والے تھے۔"

(تواریخ ۲ ۸/۷-۹)

یہ عجیب بات ہے کہ اس عبارت میں اسرائیلی فوج کو عبرانی میں "انشی ملاحمہ" "یعنی لڑنے والے اناس" (مردان غازی) کہا گیا۔ کتاب واعظ میں غیر اسرائیلی خدام کو "شدہ شدوۃ" طاقت ور قوم اجنّہ کہا گیا یا دوسرا نام رفائیم ہے یعنی نسل جنات۔

قوم جنات کے متعلق ہارپرز بائبل ڈکشنری میں لکھا ہے:-

"جنات سے مراد بائبل میں غیر معمولی قد و قامت اور بے پناہ طاقت رکھنے والی مخصوص نسل کے لوگ ہیں۔ حضرت داؤد کے پہلے دار الخلافہ حبرون میں نسل ریفائیم کا ایک حصہ رہتا تھا۔ یروشلم میں بھی وادی ریفائیم تھی۔ یہ لوگ سب جگہ

"پھیلے ہوئے تھے"

یہ ہیں جن و انس کی افواج جو کہ حضرت سلیمان کو دی گئیں۔ ظاہر ہے کہ یہ نام تو حضرت سلیمان کے رکھے ہوئے ہیں۔ کوئی افسانوی کردار نہیں ہیں۔

قرآن حکیم میں قوم اجنہ کے سردار کو عفریتٌ من الجن کہا گیا۔ غیر معمولی قد و قامت کے ان عفریتوں کی تفصیل سیموئیل کی کتاب میں درج ہے[1] جالوت انہی میں سے تھا جو کہ حضرت داؤد کے ہاتھ سے مارا گیا۔

شیاطین

اب دیکھنا یہ ہے کہ شیاطین کن لوگوں کو کہا گیا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ بڑے بڑے سرکش لوگ حضرت سلیمان کے زیر ہو گئے تھے۔ سامی زبانوں کے محاورہ میں سرکش سرداروں کو شیاطین کہا جاتا ہے خود حضرت سلیمان نے اپنے دشمنوں کو شیطان کہا ہے:۔

اب خداوند میرے خدا نے
مجھے ہر طرف سے امن دیا ہے
نہ کوئی شیطان ہے نہ آفت
کی مار۔

(سلاطین ۱ ۵/۴)

اس میں بتایا کہ کوئی ایسا شیطان نہیں رہا جو کہ میرا مطیع نہ ہو گیا ہو۔ پیکس کومنٹری میں لکھا ہے:۔

The word translated "adversary" in 4 is in the original "Satan"; it refers to a hostile human agent in this context

(293 I)

"آیت ۴ میں جس لفظ کا ترجمہ "مخالف" کیا جاتا ہے عبرانی میں اس کے لئے شیطان کا لفظ ہے۔ مراد انسانوں میں سے سرکش دشمن ہیں۔" بائبل میں شیطان کا لفظ مخالف اور دشمن کے معنوں میں کئی جگہ آیا ہے۔ زبور داؤد میں ہے۔

۱۔ جو نیکی کے بدلے بدی کرتے ہیں وہ بھی میرے مخالف (شیطان) ہیں۔ کیونکہ میں نیکی کی پیروی کرتا ہوں۔
(زبور ۳۸/۲۰ ۱۰۹/۴-۶)

۲۔ میری جان کے مخالف (شیطان) شرمندہ اور فنا ہو جائیں۔
(زبور ۷۱/۱۳)

۳۔ خداوند کی طرف سے میرے مخالفوں (شیطانوں) کا یہی بدلہ ہے۔۔۔ میرے مخالف (شیطان) ذلت سے ملبّس ہو جائیں۔ (زبور ۱۰۹/۲۰-۲۹)

حضرت سلیمان کے شیاطین کے متعلق لکھا ہے:۔

سو خداوند نے ادومی ہدد کو
سلیمان کا مخالف (شیطان)
بنا کر کھڑا کیا۔ یہ ادوم کی شاہی
نسل سے تھا۔

(سلاطین ۱ ۱۱/۱۴)

اور خدا نے اس کے لئے ایک اور
مخالف (شیطان) الیدع کے
بیٹے رزون کو کھڑا کیا۔۔۔
سو ہدد کی شرارت کے علاوہ
یہ بھی سلیمان کی تمام عمر اسرائیل
کا دشمن (شیطان) بنا رہا۔

(سلاطین ۱ ۱۱/۲۳-۲۵)

عبرانی کالدئی ڈکشنری میں لکھا ہے کہ شیطان کے معنی متحارب دشمن یا مخالف کے ہیں۔ بائبل میں ہے:۔

"ایسا نہ ہو کہ وہ جنگ میں
ہمارا مخالف شیطین ہو"

(سموئیل ۱ ۲۹/۴)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ شیطین سے مراد سرکش لوگ ہیں۔ یہ محاورہ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا ہے۔ قرآن حکیم نے تو حقیقت بیان کی ہے۔

طیور

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے لشکر کے تین حصے کئے تھے۔ انس و جن اور طیور۔ بنی اسرائیل کو انش ملاحمہ کہا گیا۔ زیر ہیکل کنعانیوں کو سدھے ہوئے طاقتور جنات۔ غیر معمولی قربانی اور جوش کا مظاہرہ کرنے والے نیک انسانوں کو طیر کہا گیا۔ یہ تینوں نام حضرت سلیمان کے رکھے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید نے کوئی افسانوی کردار پیش نہیں کئے بلکہ حقیقی کردار جن کو تاریخ بھلا چکی تھی پیش کئے ہیں۔ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے محاورہ میں صالحین اسرائیل کو "تور" یعنی طیر کہا گیا جس کے معنی فاختہ کے ہیں۔ فاختہ پاکیزگی کا نشان ہے۔ "اپنی فاختہ کی جان کو جنگلی جانور کے حوالہ نہ کر" (زبور ۷۴/۱۹) "میری کبوتری میری پاکیزہ بے نظیر ہے" (غزلات سلیمان ۶/۹) ہوسیع نبی کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل "مصر سے پرندہ کی طرح اور اسور کے ملک سے کبوتر کی مانند کانپتے ہوئے آئیں گے۔"

(ہوسیع ۱۱/۱۱)

بائبل میں ملائکہ کو اڑنے والے طیور کہا گیا۔ حضرت داؤد کہتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ کروبی پر سوار ہو کر
اڑا اور ہوا کے بازوؤں پر
دکھائی دیا۔ (سیموئیل ۲ ۲۲/۱۱)

یسعیاہ نبی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ خداوند کے تخت کے سامنے سرافیم کھڑے تھے جن میں سے ہر ایک کے چھ بازو تھے ۔۔۔ دو بازوؤں سے وہ اڑتے تھے

(۶/۲-۳)

وہ نیک انسان جو کہ فرشتوں کے قائمقام ہوتے ہیں طائر لاہوتی کہلاتے ہیں۔ مکاشفات یوحنا عارف میں ہے۔

چوتھا جاندار (جس کے چھ پر ہیں) اڑنے والے عقاب کی مانند ہے (۴/۷)

حضرت سلیمان نے ہیکل یروشلم کے لئے عظیم پروں والے کروبی بنوائے (تواریخ ۲ ۳/۱۰-۱۳)

یہ ایک مثال تھی کہ ملائکہ صفت انسان طائر لاہوتی بن جاتے ہیں۔

زبور داؤد میں ہیکل میں تسبیح اور تحمید کرنے والے لوگوں کو ابابیل اور فاختاؤں سے تشبیہہ دی گئی۔ (۸۴/۲)

یسعیاہ نبی بیت اللہ کی طرف آنیوالے لوگوں کے متعلق کہتے ہیں

جو بادل کی طرح اڑے چلے
آتے ہیں جیسے کبوتر اپنے
کابک کی طرف۔

(۶۰/۸)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ طیور لشکر سلیمانی کا وہ حصہ تھا جو کہ غیر معمولی قربانی سے کام لینے والے تھے۔ قوموں کی تربیت کرنے والے آسمانی قرنا کے یہ موسیقار خدا تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کے گیت گانے والے تھے۔ وہ اعلیٰ درجہ کے روحانی انسان تھے۔ حضرت سلیمان کے سفیر۔ مبشر۔ مربی اور مبلغ انہی میں سے چنے گئے۔ طیور سلیمانی انسان تھے لیکن ان کے لئے استعارات پرندوں والے استعمال ہوتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو منطق الطیر کا علم دیا گیا۔ روحانی انسان تیار کرنے کا آسمانی علم مراد ہے جس سے وہ طیور سدھائے گئے جو کہ براہیم وقت کی آواز پر لبیک کہنے والے تھے۔

قرآن حکیم میں ایک طائر سلیمانی کا نام ہُد ہُد ہے یہ طائر سفیر اور مبشر بن کر ملکہ سبا کے دربار میں گیا۔ اس نے وہاں اتنی اعلیٰ درجہ کی تقریر کی جو کہ اس کے مقام بلند کی آئینہ دار ہے۔

جس ڈویژن کا نام "طیور" ہو گا اس کے سردار کو کسی پرندہ کا نام دینا بعید از قیاس نہیں۔ استعارہ اور محاورۂ زبان کے عین مطابق ہے۔ ایک دوسری توجیہہ بھی ممکن ہے۔ ہدورام ایک سبائی عرب تھا۔ حضرت داؤد کا وہ افسر خراج تھا۔ حضرت سلیمان کے عہد میں بھی اس نے خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی وفات کے بعد ایک بغاوت کے فرو کرنے پر مامور ہوئے۔ بنی اسرائیل نے اسے قتل کر دیا[1] نصف صدی کی خدمات کے بعد وہ شمع بجھ گئی جو کہ داؤد و سلیمان کے نور سے روشن ہوئی۔ ہدورام کے جد امجد کا نام بھی ہدورام[2] تھا۔ ہدو بن ہدد کی رعایت سے اسے ہُد ہُد کہیں گے

حضرت داؤد کے طیور "محشورہ" کے متعلق قرآن نے فیصلہ کر دیا کہ وہ انسان تھے۔ فرمایا

كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ

کہ وہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں جھکنے والے انسان تھے۔ اوّاب ذوالعقول کے لئے آتا ہے۔ انہیں طیور کو حضرت سلیمان نے اپنے لشکر کا باقاعدہ حصہ بنا لیا۔ ظاہر ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی فوج میں انسان، جن اور طیور تھے۔ آپ ان سے اسی محاورہ میں بات کرتے۔

حضرت سلیمانؑ کے جنات و طیور کوئی افسانہ نہیں بلکہ ایک تاریخی حقیقت کا اظہار ہے۔ جنات، شیاطین اور طیور محاورہ سلیمانی میں مستعمل تھے۔ اسی اسلوب استعارہ اور محاورہ کو قرآن حکیم نے اپنایا ہے۔ یہ نقص نہیں بلکہ بیان القرآن کی خوبی ہے۔

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ نعیم اختر سلہری جو مکرم ثاقب صاحب زیروی کی بھانجی ہیں کو بی۔اے اسلامیات میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے جس پر پنجاب یونیورسٹی نے عزیزہ کے نام وظیفہ جاری کیا ہے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزہ کے لئے اور ہمارے خاندان کے لئے بابرکت کرے نیز آئندہ کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار نیاز الدین احمد سلہری
A-7 مہتہ سٹریٹ ٹمپل روڈ لاہور

---

[1] تواریخ ۲ ۱۰/۱۸ ؛ سیموئیل ۲ ۲۰/۲۴
[2] پیدائش ۱۰/۲۷

---

[1] سیموئیل ۲ 21/15 to 22 ؛ تواریخ ۱ 20/4 to 8

سیّد فضل الرحمٰن صاحب فیضی مرحوم (آف منصوری)

(از سید عبد الرؤف صاحب صادق آف منصوری)

پندرہ فروری ۱۹۶۶ء کو بڑے بھائی جان سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری ربوہ میں تقریباً دو ماہ بیمار رہنے کے بعد ۵۵ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی شام بھائی جان کا تابوت بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ فیضی صاحب مرحوم میرے بڑے تایا جان حافظ سید عبد الوحید صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے۔ ہم سب خاندان کے افراد انہیں بڑے بھائی جان کہتے تھے بھائی جان کے احمدی ہونے کے واقعات بھی بہت ہی دلچسپ ہیں۔

۱۹۱۰ء میں میرے چھوٹے تایا جان حافظ سید عبد المجید صاحب مرحوم معہ اہل و عیال بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے پھر ان کی تبلیغ سے ۱۹۱۲ء میں میرے والد حافظ سید عبد الحمید صاحب مرحوم بھی معہ اہل و عیال احمدی ہو گئے۔ بڑے تایا جان علماء زمانہ کے بڑے مداح و دلدادہ تھے۔ ان حضرات کے زیر اثر وہ احمدیت کے شدید ترین مخالف تھے۔ چھوٹے تایا جان اور میرے والد صاحب کے احمدی ہو جانے پر وہ اس حد تک دل برداشتہ اور نالاں ہوئے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ۱۹۱۲ء میں ایام حج کے قریب بڑے بھائی جان اور بڑی نانی جان مرحومہ کو ہمراہ لے کر ہمیشہ کے لئے منصوری کو الوداع کہتے ہوئے مکہ معظمہ کو روانہ ہو گئے۔ تایا جان نے احمدیت سے دور رہنے اور مکہ معظمہ میں مستقل بود و باش اختیار کرنے کے ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ پہلے منصوری جا کر اپنی مشترکہ خاندانی جائیداد اور کاروبار میں سے اپنا حصہ علیحدہ کریں۔ اور پھر مکہ معظمہ واپس ہو جائیں۔ ۱۹۱۳ء میں دوسرے حج سے فارغ ہونے کے بعد تایا جان بڑے بھائی جان اور بڑی نانی جان کو مکہ معظمہ میں چھوڑ کر تنہا منصوری آ گئے اور اپنی غیر موجودگی میں بڑے بھائی جان کے خالہ زاد بھائی ولی محمد میر صاحب مرحوم کو ان دونوں کے پاس رہنے کے لئے ہندوستان سے مکہ معظمہ بھجوا دیا۔ منصوری پہنچ کر جب بڑے تایا جان نے اپنے چھوٹے بھائیوں پر اپنا ارادہ ظاہر کیا تو دونوں نے یہ کہا بہت اچھا مگر ساتھ ہی یہ درخواست کی کہ آپ نے تو دو حج کر لئے ہیں اب ہمیں بھی حج کرنے کا موقعہ دیں۔ آپ اس سال کاروبار سنبھالیں۔ جب ہم حج کر کے واپس آ جائیں گے تو پھر جس طرح آپ کی خوشی ہو گی جائیداد اور کاروبار کریں گے۔ اس پر بڑے تایا جان نے دونوں چھوٹے بھائیوں کو کہا بہت اچھا تم دونوں بھی حج کر آؤ۔ ۱۹۱۴ء میں چھوٹے تایا جان اور والد صاحب حج کے لئے گئے۔ پہلی جنگ عظیم شروع ہو چکی تھی ایام حج سے کچھ عرصہ قبل دونوں بھائی بخیر و عافیت مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ دوران قیام بڑے بھائی جان کی درخواست پر چھوٹے تایا جان نے اختلافی مسائل بڑی خوش اسلوبی سے بھائی جان کے سامنے بیان کئے۔ بالآخر بھائی جان کے دل نے گواہی دی کہ احمدیت برحق ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ مکہ معظمہ میں ہی وہ تقریباً چودہ سال کی عمر میں احمدی ہو گئے اور ساتھ ہی ولی محمد میر صاحب جو بھائی جان کے خالہ زاد بھائی اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے بہنوئی تھے وہ بھی احمدی ہو گئے۔ اس کے بعد یہ سب حرم شریف میں گئے اور بیت اللہ شریف کے پاس "مقام ابراہیم" پر سب نے چھوٹے تایا جان کے پیچھے دو رکعت نفل شکرانہ ادا کئے۔ بعد میں بھی حرم شریف میں ان کی اقتداء میں ہی نمازیں پڑھتے رہے۔

جنگ عظیم کی تباہ کاریوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا۔ ان حالات میں والد صاحب اور چھوٹے تایا جان نے ہندوستان واپس جانے کا ارادہ کیا۔ بھائی جان نانی جان اور ولی محمد صاحب کو اپنے ہمراہ لے کر منصوری واپس آ گئے۔

۱۹۱۲ء میں بڑے تایا جان بھائی جان کو احمدیت سے بچانے کے لئے مکہ معظمہ لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے ۱۹۱۴ء میں مکہ معظمہ سے ہی وہ احمدی ہو کر واپس منصوری پہنچے اس وقت بھی بڑے تایا جان احمدیت کے شدید مخالف تھے۔ آخر ۱۹۱۹ء میں بڑے تایا جان احمدی ہو گئے۔ ۱۹۲۳ء میں تحریک شدھی کے خلاف محاذ جنگ میں بڑے بھائی جان نے بھی سرگرم حصہ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو وفد بھیجے تھے ان میں وہ بھی شامل تھے۔ بھائی جان کی پہلی شادی محترم فضل محمد خان صاحب حال راولپنڈی کی جو حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر ربوہ کے والدین کی ہمشیرہ حافظہ نذیر بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ بھابی جان مرحومہ احمدی خواتین میں غالباً سب سے پہلی عورت تھیں جنہوں نے قرآن شریف حفظ کیا تھا۔ ان سے ایک بچی پیدا ہوئیں۔ عزیزہ سیدہ زبیدہ اختر جو عزیزم حسن محمد خان صاحب عارف کی اہلیہ ہیں۔ بچی کی پیدائش کے چند روز کے بعد بھابی جان وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پھر چند سال کے بعد بھائی جان کی دوسری شادی حکیم محمد حسین صاحب قریشی رضی اللہ عنہ آف کارخانہ مفرح عنبری لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے کی دوسری لڑکی خیر النساء بیگم سے ہوئی۔ جن کی اولاد دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ بڑا لڑکا عزیزم سید عزیز الرحمٰن صاحب تقریباً پانچ سال سے ڈھاکہ میں ہیں اور وہاں اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ دوسرا لڑکا عزیزم سید محمد احمد صاحب ربوہ میں ہیں۔ بھائی جان کی وفات سے دس روز قبل وہ ایک انٹرویو کے سلسلے میں کراچی گئے ہوئے تھے۔ لڑکی عزیزہ سیدہ نعیمہ زہت عزیزم سید محمد ہارون صاحب بخاری پسر محترم سید محمد ہاشم صاحب بخاری سابق مبلغ کی اہلیہ ہیں تقسیم ہند کے وقت بھائی جان قادیان ہی میں تھے۔ غالباً دسمبر ۱۹۴۷ء وہ قادیان سے لاہور آ گئے۔ اس کے بعد تقریباً تین چار سال تک وہ کنری سابق سندھ میں انجمن کی فیکٹری میں منیجر کے طور پر رہے۔ اس کے بعد انہوں نے ربوہ میں رہائش اختیار کر لی ۱۹۶۵ء میں صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی فرم میسرز چیپ بورڈ سے منسلک ہو گئے کچھ عرصہ لاہور رہنے کے بعد دسمبر ۱۹۶۵ء میں وہ راولپنڈی میں برانچ منیجر کی حیثیت سے گئے۔ مگر ابھی انہوں نے چند روز ہی کام کیا تھا کہ بیمار ہو گئے اور جلسہ سالانہ سے دو تین روز قبل ربوہ آ گئے۔ بھائی جان مرحوم بہت ہی سادہ۔ نرم طبیعت رکھتے تھے اور بہت صابر تھے۔ بیماری کے دوران بھی انہوں نے بڑے بڑے ہی صبر کا نمونہ دکھایا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ منصوری دہرہ دون لدھیانہ میں بھی اپنے غیر احمدی رشتے داروں اور دوسرے دوستوں کو جب ملتے تو تبلیغ کرنے کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور انہیں بڑے پیار و محبت کے ساتھ احمدیت کے بارے میں بتاتے۔ احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنے دل میں بڑی تڑپ اور محبت رکھتے تھے اور کسی سے بھی سلسلے کے خلاف کوئی بات نہ سن سکتے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جب ہمارے خاندان میں سے کچھ افراد جماعت سے الگ ہو گئے۔ تو بھائی جان کو بہت صدمہ ہوا۔ مجھ سے جب کبھی بھی ملتے۔ تو ہمیشہ اس کا ذکر کرتے اور کہتے میں ان کے لئے بہت دعائیں کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ بڑے بھائی جان کو غریق رحمت کرے۔ ان کی روح پر ہزاروں رحمتیں نازل فرماوے جنت الفردوس میں اپنے قرب وجوار میں انہیں جگہ دے اور ان کے درجات ہمیشہ بلند کرتا رہے۔ آمین ثم آمین۔ مولا کریم ہم عاجزوں کے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور بوقت رحلت ہم میں سے ہر ایک کا احمدیت پر خاتمہ بالخیر ہو۔

مالی کی ضرورت

دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ایک مالی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ کام جاننے والے احباب فوری طور پر درخواست دیں یا دفتر میں آکر ملاقات کریں۔

قائد عمومی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جنگ کے دوران میں لاحق ہونیوالے نقصانات کے سلسلے میں

حکومت ہندوستان کیخلاف دعاوی

دشمن کے حملے کے نتیجہ میں پاکستانی شہریوں کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں کی گمشدگی، نقصانات تباہی کے ضمن میں بھارتی شہریوں یا فرموں یا حکومت ہند کے خلاف پاکستانی شہریوں کے کلیمز کی مکمل فہرست کی تیاری میں حکومت کی مدد کے لئے عوام الناس نیز کاروباری اور دیگر اداروں اور تنظیموں سے التماس ہے کہ وہ ایسے تمام نقصانات کی جو انہیں لاحق ہوئے مکمل تفصیلات مندرجہ ذیل حکام کو ارسال کر دیں۔

(الف) مشرقی پاکستان میں رہنے والے۔ سیکرٹری۔ حکومت مشرقی پاکستان ریونیو ڈیپارٹمنٹ ڈھاکہ کو۔

(ب) مغربی پاکستان میں رہنے والے سیکرٹری۔ حکومت مغربی پاکستان انڈسٹریز کامرس اینڈ منرل ریسورسز ڈیپارٹمنٹ لاہور کو۔ کلیموں میں دوسرے امور کے علاوہ نقصان کا تخمینہ (۱) روپوں میں (۲) زر مبادلہ کی حیثیت میں بصورت ضبطی، گمشدگی، نقصان زدگی یا تباہی درآمدہ اشیاء بھی درج ہونا چاہیئے۔

یہ کلیم معہ دستاویزی ثبوت بشرطیکہ میسر ہو سکے ۱۵ مارچ ۱۹۶۶ء تک پیش کر دیئے جائیں۔

A 47-30/51 64

اب وقت آگیا ہے

کہ تمام مقامی جماعتیں لازمی چندوں کے بجٹ پورا کرنے کی طرف پوری توجہ دیں۔ اور ۳۰ اپریل تک چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے تمام بقائے صاف کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بجٹ کے کسی حصہ کی ادائیگی پر مطمئن نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ ہر جماعت سے توقع رکھتے تھے کہ وہ اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کرے۔ حضور فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک یہ نہایت ہی خطرناک بات ہے۔ اگر ہم تشخیص شدہ آمدنی پر بھی بجٹ کی بنیاد نہ رکھ سکیں۔ اب جو ناظر بیت المال کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ آمدنی کا بجٹ تو رہتا ہے۔ مگر اس میں سے ۷۵ فی صدی وصول ہوگا۔ یہ زہر ہے۔ جو جماعت کے کان میں ڈالا گیا۔ جنہوں نے سادہ سمجھیں گے۔ ۷۵ فیصدی کے وصول ہونے کی ہم سے امید ہے۔ یہی دینا چاہیئے۔ ان کو سارا دینے کا خیال نہ آئیگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ۲۵ فی صدی کم دینا تو اپنا حق سمجھ لیں گے۔ اور پھر ۲۵ فی صدی خود کم کر دیں گے۔ یہ نقص اس طرح دور ہو سکتا ہے۔ کہ کسی جماعت کا جو بجٹ تجویز ہو۔ اگر وہ اس کے متعلق اپیل کر کے اور معقول وجوہات پیش کر کے تبدیل نہ کرائے اور پھر اسے پورا نہ کرے تو جس قدر کمی رہے۔ وہ اس کے نام پر قرض دکھائی جائے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا۔ تو جب خدا کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے میں ہر شخص کا اپنا فائدہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:۔ انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۵ (توبہ ع ۶) ترجمہ:۔ اے مومنو! جہاد کے لئے نکل کھڑے ہو۔ خواہ تم بے ساز و سامان ہو۔ خواہ باساز و سامان۔ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔ اگر تم سمجھ سکو تو جان لو کہ ایسا کرنا تمہارے اپنے لئے ہی فائدہ مند ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

سکرٹریان مال توجہ فرمائیں

سکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جن جماعتوں کے پاس رسید بکیں ہوں اور جو ختم ہو چکی ہوں اور انسپکٹران بیت المال نے پڑتال کر لی ہو۔ وہ نظارت ہذا میں بذریعہ ڈاک واپس بھجوا دیں۔ یا مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان کے ہاتھ بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

معلم کی ضرورت ہے

گلبرگ لاہور میں بچوں کو قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ پڑھانے کے لئے ایک معلم کی ضرورت ہے۔ جسے معقول تنخواہ دی جائے گی۔ اس کے لئے خواہشمند اصحاب برائے مہربانی جلد سے جلد درخواست میرے نام بھجوائیں۔ (مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تقریب شادی

مورخہ ۵ مارچ کو مکرم عبداللطیف خاں صاحب ابن محترم مرزا محمد حسین صاحب مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ثریا جبیں صاحبہ بنت مکرم قاضی محمد سعید صاحب قریشی چھ سنہ معوان تحصیل گوجرانوالہ سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا تھا

مورخہ ۶ مارچ کو دولہا کے بڑے بھائی مکرم عبدالمنان خاں صاحب ٹیلر ماسٹر گولبازار ربوہ کے مکان پر دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں متعدد احباب شامل ہوئے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

وقف جدید کے وعدے جلد ارسال فرمادیں

جن جماعتوں نے سال نہم کے وعدے اب تک ارسال نہیں فرمائے۔ مہربانی فرما کر شاورت تک اپنے وعدے بھجوادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم وقف جدید)

ضروری اعلان برائے انسپکٹران تحریک جدید

جملہ انسپکٹران صاحبان تحریک جدید مغربی پاکستان کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ مجلس شاورت کے پیش نظر ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء تک مرکز میں پہنچ کر دفتر میں رپورٹ کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

۱۔ عزیزم سیٹھی عبدالعزیز صاحب مالک پرفیومری کمپنی پشاور عرصہ سے بیمار ہیں۔

سیٹھی عبدالرحمٰن احمدی جہلم

۲۔ تمام احمدی طلباء اور طالبات کی امتحانوں میں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (مرزا ظفر احمد دارالصدر شرقی ربوہ)

۳۔ میری اہلیہ صاحبہ کو اعصابی دردوں کی وجہ سے شدید تکلیف ہے (خاکسار سیٹھی کرم الٰہی)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور خاکسار کے بچے مختلف امتحانات دے رہے ہے

نیاز قطب احمد بٹ پشاور شہر

۶۔ میرے بیٹے کے ہاں عرصہ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور لمبی عمر پانے والی اولاد عطا فرمائے۔

(حاجی احمد صاحب کنجاہ ضلع گجرات)

ولادت

۱۔ ملک صلاح الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اس سے پہلے کئی بچے فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نیز اس کی دادی اماں اور نانی اماں عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد امین امیر جماعت احمدیہ سرگودھا ضلع سرگودھا)

۲۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲/۲/۶۶ بروز جمعرات بوقت صبح چار بجے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولود شیخ حفیظ اللہ صاحب کی پوتی اور شیخ منظور احمد صاحب کی نواسی ہے۔ تمام احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین (خاکسار شیخ ریاض احمد احمدی دینا پنجاب)

ضروری اطلاع

احباب کی سہولت کے لئے خاکسار نے اپنا مطب احمد نگر سے غلہ منڈی ربوہ میں منتقل کر لیا ہے۔ لہٰذا احباب علاج اور طبی مشورہ کے لئے "دار العلاج" میں تشریف لائیں۔ نیز احباب کو "دار العلاج" سے جملہ مرکبات۔ مفردات اور تازہ بتازہ عرقیات بھی دستیاب ہو سکتے ہیں

حکیم محمد اسلم فاروقی زبدۃ الحکماء "دار العلاج" غلہ منڈی۔ ربوہ

گمشدہ ٹرنک

مورخہ ۳/۳/۶۶ بروز جمعرات میرا ایک ٹرنک چنیوٹ سے لالیاں جاتے ہوئے نصرت ٹرانسپورٹ کمپنی کی بس پر گم ہو گیا ہے۔ جس میں نقد ۲۰۵ روپے تقریباً ساڑھے پانچ تولے کا زیور تھا۔ چار جوڑے کپڑے اور بچوں کے کپڑے وغیرہ تھے۔

اگر کسی صاحب کو وہ ملا ہو واپس فرمادیں یا کسی کو ان کا علم ہو تو اطلاع دیں۔ ان تمام چیزوں کو واپس کرنے والے کو پانچ صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

محمد حنیف نعمانہ لجوانہ

ضلع جھنگ

هو الشافی

یہ امراض

ہمارے مجربات کی چار ۴ خوراکوں سے ختم ہو جاتی ہیں۔

۱۔ جوڑوں اور اعصاب کی پرانی دردیں

۲۔ بواسیر (خونی ہو یا بادی)

۳۔ ناسور (FISTULA)

۴۔ پرانی دردِ سر

۵۔ دمہ (ضیق النفس)، ۶۔ آنکھوں کے ککرے

۷۔ کان سے پیپ وغیرہ کا اخراج

قیمت فی دوا (مکمل چار خوراک) -/۱۰ روپے قیمت پہلی دوا (آزمائشی) خوراک -/۲/۵۰

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کرشن بلڈنگ نہال بازار

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل پر آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مالی اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۱۳۱

میں انیسہ رحمان زوجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں

(۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ

(۲) کانٹے ایک تولہ طلائی مالیتی ۱۳۲/ روپیہ

(۳) ہار طلائی ۱۰۰/-

کل میزان ۲۳۲/- روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ :۔ انیسہ رحمان۔

گواہ شد۔ عبدالرحمٰن صاحب خاوند موصیہ

گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۱۳۰ میں سید بشیر احمد ولد سید محمد علی شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

(۱) موجودہ وقت میں میری ماہوار آمدن و تنخواہ مبلغ ۲۹۰/- روپے ہے (۲) میری زمین زرعی صرف ۱۸ کنال کا میں موضع سیدانوالی ڈاک خانہ کوٹلی امیر علی تحصیل و ضلع سیالکوٹ کا واحد مالک ہوں جس کی قیمت وہاں تقریباً ۳۰۰۰/- روپیہ کل ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ وقت میں میری کوئی جائداد نہیں۔ لہذا میں اپنی ماہوار آمدنی اور اس زمین کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں آمد کا ماہوار حصہ ہر ماہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا اور زمین کی قیمت جلد ادا کر دوں گا۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد یا روپیہ اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

(۳) ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں میں اطلاع دیتا رہوں گا

(۴) میری وصیت آج مورخہ ۶۵/۱/۱۷ سے ہی منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ سید بشیر احمد ریلوے انسپکٹر ریلوے کالونی لائل پور

گواہ شد :۔ فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا لائل پور

گواہ شد :۔ شیخ عبدالقیوم پریذیڈنٹ حلقہ غلام محمد آباد لائل پور۔

مسل نمبر ۱۸۱۲۹

میں امۃ الوسیم بنت ماسٹر اسلام باری صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ڈاک خانہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار وظیفہ پر ہے۔ جو اس وقت ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو سکے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ :۔ امۃ الوسیم۔ فرسٹ ایر ایم بی بی ایس ہوسٹل فاطمہ جناح میڈیکل کالج ۱۴ ہال روڈ لاہور

گواہ شد :۔ اسلام باری مکان نمبر B/۳/۲۷ نئی آبادی کربلا روڈ منٹگمری

گواہ شد :۔ فقیر اللہ مکان نمبر ۱۹/۷ فرید ٹاؤن۔ منٹگمری۔

مسل نمبر ۱۸۱۲۸

میں امیر بیگم بیوہ ملک رشید احمد قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شکری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا گزارہ صرف اس طرح ہے کہ میرے بچے کچھ نہ کچھ بطور کھانا کپڑا وغیرہ کے دیتے ہیں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے اگر مجھے کوئی آمدن کسی قسم کی ہوگی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

میرے پاس تقریباً پونے آٹھ ماشے سونا ہے جس کا ۱/۵ حصہ وصیت کرتی ہوں جس کی مالیت تقریباً ۱۱۰/- روپے ہے جس کا پانچواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

الامۃ :۔ امیر بیگم بیوہ رشید احمد نشان انگوٹھا

گواہ شد :۔ ریاض انور بقلم خود

گواہ شد :۔ فقیر اللہ سیکرٹری وصایا منٹگمری

مسل نمبر ۱۸۱۲۷

میں حسن آرا بیگم زوجہ ڈاکٹر دلاور حسین صاحب قوم بھوئیاں پیشہ ملازمت و خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۳۶ مارٹن روڈ کوارٹرز کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے :۔

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند پندرہ ہزار روپیہ ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

(۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۱ تولہ

(۲) نکلس " ایک عدد " ۱½ "

(۳) چوڑیاں " ۳ عدد " ۳ "

جملہ وزنی ---- ۵½ "

جس کی قیمت مبلغ ۵۵۰/- روپے ہے

اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں ملازمت بھی کرتی ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۹۵/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بطور وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور کی وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الاحقر :۔ حسن آرا بیگم

گواہ شد :۔ عبدالرحیم ریٹائرڈ شیشن ماسٹر سیکرٹری وصایا حلقہ مارٹن روڈ کراچی۔

گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۱۲۶

میں ریشم بی بی بیوہ غلام نبی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ ساکن لاٹھیانوالہ ۱۹۲ ڈاک خانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور حال محلہ الف کوارٹرز صحابہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے

(۱) حق مہر مبلغ ۳۲/۱۰ روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ مجھے گورنمنٹ کی طرف سے میرے خاوند مرحوم کی پنشن ماہوار مبلغ ۱۶/۰۰ روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ :۔ نشان انگوٹھا ریشم بی بی بیوہ غلام نبی چک ۱۹۲ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور حال ربوہ محلہ الف کوارٹرز صحابہ۔

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد :۔ رحیم بخش ولد عالم دین پریذیڈنٹ جماعت چک ۱۹۲ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
روزنامہ الفضل ربوہ
منیجر
سے خط و کتابت کیا کریں۔

دینی جماعتوں اور دینی کاموں کو چلانے کے لئے وقف کی ضرورت ہوتی ہے

جس جماعت میں وقف کا سلسلہ نہ ہو وہ اپنا کام کبھی مستقل طور پر جاری نہیں رکھ سکتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد میں پھر اس مضمون کو لیتا ہوں جو میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا اور وہ مضمون یہ تھا کہ جماعت میں وقف کی طرف توجہ کم ہو گئی ہے اور اس کا احساس آہستہ آہستہ مٹتا جا رہا ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے وہ خود کرے گا۔ حالانکہ یہ نقطۂ نگاہ بالکل غلط ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر کام خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ مگر وہ بیوقوفی کی حد تک اسے لمبا کر دیتے ہیں۔ اور اس کا ایک غلط مفہوم لے لیتے ہیں۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ رزق خدا تعالیٰ دیتا ہے لیکن تم میں سے کوئی شخص بھی یہ نہیں کہتا کہ رزق تو خدا تعالیٰ نے دینا ہے اس لئے میں نوکری کیوں کروں۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اولاد اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ لیکن دنیا میں لوگ نکاح کرتے ہیں۔ اگر اولاد نہ ہو تو بیویوں کا علاج کرواتے ہیں۔ اور کبھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ اولاد تو خدا تعالیٰ نے دینی ہے مجھے نکاح کی کیا ضرورت ہے بلکہ ہر شخص نکاح کرتا ہے اور اولاد کے لئے علاج معالجہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا۔ پھر خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو تو وہی شفا دیتا ہے۔ لیکن تم یہ نہیں کہتے کہ جب شفا خدا تعالیٰ نے دینی ہے۔ تو ہم اپنے بیمار بچہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر کے پاس کیوں جائیں۔ بلکہ تم ان ساری جگہوں پہ یہ سمجھتے ہو۔ کہ باوجود اس کے کہ سارے کام خدا تعالیٰ نے کرنے ہیں۔ پھر بھی انسان کو اس کے متعلق حسب استطاعت کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر جب وقف کا سوال آتا ہے۔ تو تم اس کے لئے کوئی حرکت نہیں کرتے۔ اور یہ کہہ دیتے ہو کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر یہ بات تمہارے دوسرے اعمال کے مطابق دیکھی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تمہارے نفس کا دھوکہ ہے۔ یا تم دوسروں کو دھوکہ دینا چاہتے ہو۔ اور یا پھر تمہاری عقل اتنی کمزور ہے۔ کہ تم اس بات کا انکار کرتے ہو۔ کہ جو تمہاری زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دینی جماعتوں اور دینی کاموں کو چلانے کے لئے وقف کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر دینی جماعتیں کبھی زندہ نہیں رہ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے کہ جس کا کام صرف قومی کام کرنا ہو اور اور یا پھر دوسرے کام وہ صرف ضمنی طور پر کرے۔ اصل کام قومی کام ہو۔ آخر ہر آدمی ایک وقت میں تین چار کام کر لیتا ہے۔ مثلاً سکول ماسٹر ہے۔ وہ پرائیویٹ ٹیوشن بھی کر لیتا۔ یا ڈاکٹر ہے۔ اگر وہ ملازم ہو۔ تو پرائیویٹ پریکٹس بھی کر لیتا ہے۔ لیکن جب سرکاری کام سامنے ہو۔ تو وہ دوسرے کام کو نظر انداز کر دے گا۔ اور پرائیویٹ پریکٹس یا پرائیویٹ ٹیوشن چھوڑ کر اپنے مفوضہ کام کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ پس قرآن کریم کہتا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ اس کا اصل کام قومی کام ہو۔ وہ بے شک زراعت کر لے۔ تجارت کر لے یا کوئی اور پیشہ کر لے لیکن اس کے اصل کام میں کوئی روک واقع نہ ہو۔ ہم نے بھی بعض واقفین کو اجازت دی ہوئی ہے کہ وہ زائد کام کر لیں۔ بلکہ بعض دفعہ ہم نے دفتر والوں کو ڈانٹا ہے کہ تم واقفین کو زائد کام کرنے سے کیوں روکتے ہو۔ ہاں ہم نے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ ہمیں بتا دے کہ میں فلاں کام کرنے لگا ہوں بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ واقفین کو زائد کام کرنے کی تحریک کرنی چاہیئے لیکن بغیر وقف کے دین کا کام کرنا مشکل ہے جس جماعت میں وقف کا سلسلہ نہ ہو وہ اپنا کام کبھی مستقل طور پر جاری نہیں رکھ سکتی

(الفضل ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء)

مغربی بنگال میں خونریز ہنگامے پولیس کی فائرنگ سے ۱۵ افراد ہلاک

مظاہرین نے ریل کے ۱۸ ڈبے اور تین سٹیشن نذر آتش کر دیئے۔

کلکتہ ۱۱ مارچ۔ بھارتی حکومت کی غذائی پالیسی کے خلاف کل پھر مغربی بنگال میں خونریز مظاہرے ہوئے ہیں۔ مظاہرین نے کلکتہ، ہوڑہ اور سیالدہ کے ریلوے سٹیشنوں کو آگ لگا دی۔ ایک میل ٹرین کی تین کاریں جلا دیں اور ایک مسافر گاڑی کے ۱۸ ڈبے نذر آتش کر دیئے۔ کلکتہ سے ۱۲ میل دور ایک ریلوے پل کو جلا دیا پولیس نے متعدد مقامات پر فائرنگ کی جس سے ۱۵ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ کلکتہ شہر میں ہڑتال ہے اور صوبہ بھر میں ریلیں۔ بسیں۔ اور ڈم ڈم کے ہوائی اڈے پر طیاروں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے اور شہر کا نظم و نسق سنبھالنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔

آل انڈیا ریڈیو نے بتایا ہے کہ کل تیسرے پہر کلکتہ کے نواحی علاقہ ہگلی میں پولیس کی فائرنگ سے دس افراد ہلاک ہو گئے اور مشتعل ہجوم نے ایک پولیس انسپکٹر کو جان سے مار دیا۔ اس جگہ پولیس اور مشتعل ہجوم کے درمیان دو گھنٹے تک دست بدست لڑائی ہوئی۔ جس میں بے شمار افراد زخمی ہوئے۔ پولیس نے ہگلی کے علاقہ میں تین جگہ پر شدید فائرنگ کی۔ اس کے بعد علاقہ کا نظم و نسق فوج کے حوالے کر دیا گیا۔

مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ نے بتایا ہے کہ صوبہ میں صورت حال نازک ہے انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہگلی میں پولیس کی فائرنگ سے دس آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کونا گڑھ کے علاقہ میں ہجوم نے ایک پولیس انسپکٹر کو اینٹیں مار کر ہلاک کر دیا۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ شمالی کلکتہ میں بھی زبردست مظاہرے ہوئے ہیں۔ جہاں پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے بار بار آنسو گیس استعمال کی۔ کل کے ہنگاموں کا آغاز اس وقت ہوا جب پورے مغربی بنگال میں اپوزیشن کی نو جماعتوں کی اپیل پر عام ہڑتال کی گئی۔

قومی یک جہتی وقت کی اہم ضرورت ہے

ڈھاکہ میں صدر ایوب کی تقریر

ڈھاکہ ۱۱ مارچ۔ صدر ایوب نے قوم میں اتحاد، یگانگت اور یک جہتی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ قوم میں یک جہتی پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں صوبوں کے نمائندوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ ملاقاتیں ہونی چاہئیں۔ ان ملاقاتوں کا یہ فائدہ ہوگا کہ ملک کے دونوں حصوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ مٹ جائے گا کیونکہ ایک مرتبہ جب آپ ایک دوسرے سے واقف ہو جائیں تو آپ ایک دوسرے کے دل و دماغ کے قریب ہو جائیں گے اور پھر تمام اختلافات مٹ جائیں گے جس کے بعد ملک ترقی اور خوشحالی کی راہ پر آگے بڑھ سکے گا۔

صدر ایوب کل رات یہاں ایک عشائیہ میں تقریر کر رہے تھے جو مشرقی پاکستان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے ان کے اعزاز میں دیا۔ صدر مملکت پاکستان مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں۔ عشائیہ میں قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان قومی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان بھی شریک ہوئے۔

انہوں نے اپنی تقریر میں مزید کہا کہ ملک میں اتحاد پیدا کرنے اور ملک کو خوشحال بنانے کی ذمہ داری پاکستان مسلم لیگ پر عائد ہوتی ہے۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۰ مارچ کے صفحہ ۸ پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے ان کی بیگم صاحبہ کے لئے جو درخواست دعا شائع ہوئی ہے اس میں سہو کتابت سے یہ شائع ہو گیا ہے کہ ان کا وزن ۹ پونڈ کم ہو گیا ہے دراصل ان کا وزن دو پونڈ کم ہوا ہے احباب تصحیح فرما لیں اور ان کی صحت یابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴